سوال

نکاح کےلیے ولی کی شرط

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

میرے ایک قریبی دوست کوایک مسئلہ درپش ہے، وہ خودچونکہ انٹرنیٹ استعمال نہیں کرتے لہذاان کے توسط سے یہ سوال میں یہاں پش کر رہاہوں۔ میرے دوست کی ایک جگہ شادی طے پائی ہے۔ شادی طے کرتے وقت والد، والدہ اوروالد کا پوراخاندان اس شادی پر رضامند نہیں ہے،کیااس کانکاح درست ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت مطہرہ میں نکاح کےلیے ولی کی اجازت کولازم قراردیاگیا ہے۔ لیکن ولی کی اجازت مرد کےلیے شرط نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے ساتھ خاص ہے۔ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:

«أیما امرأة نکحت بغیر إذن موالیها فنکاحها باطل ثلاث مرات»

(ابوداؤد:2083)

''جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا،اس کانکاح باطل ہے۔ آپﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔''

یہ حکم خواتین کےلیے ہے نہ کہ مردوں کےلیے۔ مردخوداپنا ولی ہے وہ شریعت کے احکامات کوملحوظ رکھتے ہوئے کہیں بھی اپنا نکاح کرسکتا ہے۔ البتہ لڑکے کو چاہیئے کہ وہ نکاح کرتے ہوئے والدین کی رضامندی کواولین ترجیح دے۔ اور حتی المقدوراپنے والدین کوناراض نہ کرے۔ بالخصوص جب ان کی رضا میں شریعت کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

«إن اللہ حرم علیکم عقوق الأمهات»

(صحیح بخاری:2408)

''اللہ تعالیٰ نے تم پرماؤں کی نافرمانی کوحرام فرمادیا ہے۔''

اس تصریح کے بعد مذکورہ سوال کے جواب میں ہم یہی کہیں گے کہ والدہ کی رضامندی کے بغیر نکاح تو درست ہوگا۔ لیکن اگر والدہ اس وجہ سے راضی نہیں ہیں کہ وہ لڑکی میں کوئی شرعی عیب دیکھتی ہیں تو پھر والدہ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے شادی کے فیصلے پر نظرثانی کی جاسکتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی